سخنان

خاندان اجتہاد کے نام

کوئی ڈھائی سو سال پہلے کی بات ہے، نصیر آباد (جائس) کے ایک دلدار نوجوان کسان نے اپنے کھیت سے ناطہ توڑا، اپنے دیس سے دور نکلا، بہت دور تک نکل گیا، پھر پلٹا تو اس کا 'کسان' کھو چکا تھا، اس کے کھیت کی چک بندی چکنا چور ہو چکی تھی۔ اب وہاں پودے نہیں بلکہ تا حد نظر سر ہی سر تھے اس کا 'ہل' بے ساختہ بدل کر قلم بن چکا تھا۔ اب وہ گیان دھیان کا کسان بنا علم کی فصلیں اگانے لگا وہ اصلاح سے صاف کئے ہوئے معاشرے کے دانوں کو بازار میں اتارنے لگا اب بھی وہ پہلے کی طرح گنگنا رہا تھا ؎

مرے دیس کی مٹی سونا اگلے　　　　اگلے ہیرے موتی

مگر اب اس کے سُروں کے معنی بدلے بدلے تھے اس کے بول کے مول کچھ اور ہی تھے۔ اس کا سونا وہ پیلی دھات نہیں جو دنیا کو چکراتی رہتی ہے اور عالمی معاشیات پر اپنا راج بنائے رکھے ہے، بلکہ علم کا سونا ہے۔ یہ ہیرے تاج میں جڑے جانے والے کٹائے اور آنکھوں کے چوندھیاتے پتھر نہیں بلکہ روشن خیالی اور فکری دمک کے طرح ہیں۔ اس کے موتی بھی مردہ سی پڑی سیپ کے پیٹ میں پلنے والے ساحر نگاہ دانے نہیں بلکہ تازہ تازہ ہاتھ آئے اجتہاد کے نئے نئے جواہر ہیں۔

وہ علم کی فصل بونے والا کسان کوئی اور نہیں عہد ساز، علم پناہ، غفران مآبؒ ہیں۔ وہ شمالی ہندوستان میں علم دین کی بہار لانے والے، قوم وملت کے مصلح ومحسن اور قلم کے سورما ہیں۔ ان کا خاص تاریخ ساز کارنامہ ہندوستان کو 'اصول فقہ' اور 'اجتہاد' سے روشناس کرانا ہے۔ انہوں نے اجتہاد کو اولاد کی طرح پالا پوسا اور بڑا کیا کہ ان کی اولاد 'خاندان اجتہاد' ہوگئی۔ یعنی ان کی اولاد اور اجتہاد باہم مترادف ہوگئے۔ 'خاندان اجتہاد' میں علم دین اور اجتہاد کی روایت، بہت دور تک اور دیر تک پنپتی رہی۔ آج بھی عمامے اس خاندان کا سر اونچا کئے ہوئے ہیں۔ اجتہادی خدمات کے ساتھ ساتھ یہ 'خاندانی' خاندان قوم وملت کی فکری تربیت بھی کرتا رہا۔ اس کے سرفہرست خود، سر خاندان حضرت غفران مآبؒ ہیں، اس کے بعد وقت کے دھارے میں جو نمایاں نام ملتے ہیں ان میں سے کچھ یہ ہیں:

سلطان العلماء سید محمد رضوان مآبؒ صاحب، سید المفسرین سید علیؒ، فقیہ اہلبیت سید حسنؒ، سید العلماء سید حسین علیین مکان، صدر الشریعہ عمدۃ العلماء سید محمد ہادیؒ، شریف الملک منصف الدولہ صفوۃ العلماء سید محمد باقرؒ، خلاصۃ العلماء علم الہدیٰ سید مرتضیٰؒ، عضد الدین

زین العلماء سید علی حسینؒ، ممتاز العلماء فخر المدرسین مولانا سید محمد تقی جنت مآبؒ، زبدۃ العلماء معین المومنین مولانا سید علی نقیؒ، ملک العلماء سید بندہ حسین مغفرت مآبؒ، تاج العلماء سید علی محمدؒ، نجم العلماء سید ہدایت حسینؒ، مفکر اسلام ڈپٹی مولانا سید علی اکبرؒ، سید العلماء سید محمد ابراہیم فردوس مکانؒ، رئیس العلماء سید محمد صادقؒ، صدر العلماء سید عبداللہؒ، فقیہ اہلبیت عماد العلماء سید مصطفیٰ میر آغا علیین مآبؒ، ملاذ العلماء سید ابوالحسنؒ، بحر العلوم مولانا سید محمد حسین علنؒ، قدوۃ العلماء سید آقا حسن غفران مکانؒ، اعلم العلماء سید سبط حسینؒ، باقر العلوم سید محمد باقرؒ، کہف العلماء سید ابن حسنؒ، علامہ ہندی حکیم الامت سید احمدؒ، ذاکر وبانی شام غریباں عمدۃ العلماء سید کلب حسینؒ، ممتاز العلماء سید ابوالحسنؒ، سید الفقہا سید محمدؒ (میرن)، سید العلماء مولانا سید علی نقیؒ (نقن صاحب)، صفوۃ العلماء مولانا سید کلب عابد رحمت مآب طاب ثراہم۔ یہ وہ ہیں جن کے علمی وفکری نقوش اور قائدانہ چھاپ ناقابل انکار ہے۔

خاندان اجتہاد کو سالانہ قلمی خراج عقیدت کے طور سے 'خاندان اجتہاد نمبر' کا بارہواں شمارہ بھی حاضر ہے۔ اپنی کوتاہ دامنی کے سبب سالنامہ مفصل وجامع خراج پیش کرنے سے قاصر ہے۔ کچھ ہی اکابر 'خاندان اجتہاد' ہستیوں کے تعلق سے چند مضامین اپنے معزز و باذوق ناظرین کو نذر کئے جا رہے ہیں۔ امید ہے ہمارے محترم ناظریں اپنے بہترین روحانی لمحوں میں اسے اپنی خوش ذوقی کے ساتھ دیکھیں گے، پڑھیں گے اور سنیں گے، کیونکہ ؎

یادگار زمانہ ہیں یہ لوگ

م۔ر۔عابد
لکھنؤ
۱/ نومبر ۲۰۱۰